کی طرح گرتے پڑتے ہانپتے کانپتے بھاگنے لگیں گے۔" تو جو عالم آخرت کو عالم مشاہدہ کی طرح یقینی سمجھنے والے صحابہؓ تھے، ان میں کہرام برپا ہوگیا۔ مدینہ منورہ کے گلی کوچے آہ و بکا سے گونج اٹھے جو جہاں تھا وہیں سر پکڑ کر رہ گیا ـــــ فَلَمْ يُرَ بَاكِيًا أَكْثَرَ مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ ۔ مدینہ منورہ میں اس رات سے بڑھ کر آہ و فغان کرنے والے نہیں دیکھے گئے۔ تو اپنے ہی ہاتھوں ایک مصیبت اور بلا کو سروں پر مسلط کرکے چیخنے چلانے والے سکائی لیب زدہ انسانو! اس روز کا فکر کرو جب سوڈیڑھ سو ٹن وزنی چیز کی بجائے ہمالیہ جیسے پہاڑ دھنی ہوئی روئی کی طرح اڑنے لگیں گے۔ اربوں کھربوں ٹنوں کا ایک ایک تودہ روئی کے گالوں کیطرح عالم کو تہس نہس کرنے لگے گا۔ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ ۔ اور جب آسمان پھٹ جائے گا ـــــ اور جب زمین پھیلا دی جائے گی۔ اور جو کچھ اس کے اندر ہے وہ باہر نکال ڈالے گی۔ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ۔ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۔ اور جب آسمان پھٹ جائیں گے اور تارے بکھر جائیں گے اور دریا ابل پڑیں گے اور جب قبریں زیر و زبر کر دی جائیں گی اور جان لے گا ہر شخص جو کچھ اس نے آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا۔ إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ ۔ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ۔ اور پھر جب تارے مٹا دئے جائیں گے اور آسمان میں شگاف پڑ جائیں اور پہاڑ اڑا دیئے جائیں گے ـــــ اور ان چیزوں میں کس واسطے دیر ہے؟ فیصلہ کے دن کے واسطے کہ وہ دن جھٹلانے والوں کے لئے ہلاکت اور خرابی کا دن ہے۔ فَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ ۔ وَإِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ وَإِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ (الیٰ قولہ) لِأَيِّ يَوْمٍ أُجِّلَتْ ۔ لِيَوْمِ الْفَصْلِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۔ اور جب آنکھیں چندھیا جائیں گی۔ اور چاند بے نور ہو جائے گا۔ سورج اور چاند سمیٹ لئے جائیں گے پھر چیخے گا انسان کہ کہاں بھاگنے کی جگہ ہے؟ كَلَّا لَا وَزَرَ ۔ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ

جب اپنے ہاتھ کی بنائی ہوئی ایک حقیر سی چیز کو سائنس کی پوری دنیا سروں سے ٹال نہیں سکی تو قیامت کی ان ہولناکیوں اور ہلاکت آفرینیوں کا ہے کوئی علاج مجبور و بے بس انسان کے پاس ہرگز نہیں۔ أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ يُتْرَكَ سُدًى ۔ پھر کیا انسان کا یہ خیال ہے کہ اسے یونہی مہمل اور آزاد چھوڑ دیا جائے گا؟

سائنسی ترقیات پر اترانے والے انسان کو قدرت نے سکائی لیب کے واقعہ میں سبق دیا کہ علم و فن، انجینئرنگ اور سائنس کی ساری جدوجہد الٹی اس کے حق میں دشمن بھی بن سکتی ہے۔ پھر ان تمام کارناموں کے در پردہ مقاصد اور محرکات اور اب تک کے واقعات کو دیکھ کر کیوں اس ارشاد ربانی کی صداقت پر یقین و ایمان میں اضافہ نہ ہو۔ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ۔